پروفیسر محمد ایوب قادری

شاہ محمد اسحاق دہلوی کے دو۲ نامور شاگرد

۱۔ نواب قطب الدین خاں دہلوی

۲۔ مفتی عنایت احمد کاکوروی

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے بعد ان کے جانشین شاہ محمد اسحاق دہلوی ہوئے اور انھوں نے اصلاح و تبلیغ اور درس و تدریس کے کام باحسن وجوہ انجام دیئے۔ ان کا خاص کام علم حدیث کی نشر و اشاعت ہے۔ ان کے شاگردوں میں نامور علماء محدثین شامل ہیں جنھوں نے برصغیر میں علم حدیث کی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ان حضرات میں سے چار علماء نہایت ممتاز ہیں بلکہ یہ چار حضرات بزم اسحاق کے ممتاز ارکان اربعہ ہیں ؂

۱۔ نواب قطب الدین خاں دہلوی ۲۔ منشی عنایت احمد کاکوروی

۳۔ شاہ عبدالغنی دہلوی ۴۔ مولانا احمد علی سہارنپوری

شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی (ابن شاہ ابوسعید مجددی دہلوی) نے درس کے ذریعہ علم حدیث کی دولت کو عام کیا۔ ان کے شاگردوں میں علمائے دیوبند ہیں۔ مولانا احمد علی محدث سہارنپوری نے دہلی میں مطبع احمدی قائم کرکے صحاح ستہ میں سے اکثر کتابیں طبع و شائع کیں۔ بخاری پر حاشیہ لکھا۔

اول الذکر دونوں حضرات نواب قطب الدین خاں اور منشی عنایت احمد کاکوروی نے بہت سا اصلاحی ادب پیدا کیا۔ جس نے اصلاحِ مُعاشرہ میں ایک خاص کردار ادا کیا اور اس ادب کی افادیت آج تک ہے۔

مولوی نواب قطب الدین دہلوی

نواب قطب الدین خاں ابن نواب محمد محی الدین خاں ۱۲۱۹ھ/۱۸۲ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ شاہ محمد اسحاق دہلوی کے شاگردِ رشید تھے۔ شاہ صاحب کے اصلاحی کام کو نواب صاحب نے آگے بڑھایا۔ اردو زبان میں مختلف مضامین پر چھوٹے چھوٹے اصلاحی اور تبلیغی رسالے لکھے۔ اردو میں قرآن کریم کی تفسیر جامع التفاسیر کے نام سے لکھی۔ حصن حصین کا اُردو ترجمہ ظفر جلیل کے نام سے کیا۔ نواب قطب الدین کا سب سے بڑا کارنامہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے جو چار ضخیم جلدوں میں طبع ہوا ہے۔

ترغیب الجماعت، مظہر جمیل، مجمع الخیر، جامع الحسنات، فلاح دارین، ہادی الناظرین، فقہ سلطان، خلاصہ جامع الصغیر، معدن الجواہر، وظیفہ مسنونہ، تحفۃ الزوجین، احکام الاضحیٰ، تنویر الحق، توفیر الحق، تحفۃ العرب والعجم، احکام العیدین، رسالۂ مناسک، خلاصۃ النصائح، گلزارِ جنت تنبیہ النساء، حقیقۃ الایمان، تذکرۃ الصیام، وغیرہ بہت سے رسالے نواب قطب الدین کی تصنیف سے ہیں اور قریب قریب یہ تمام رسالے اُردو زبان میں لکھے گئے ہیں[۱]

جامع التفاسیر

اس تفسیر کا نام تاریخی ہے۔ "جامع التفاسیر" سے ۱۲۷۱ھ (مطابق ۱۸۵۵ء) برآمد ہوتے ہیں۔ اس تفسیر کی پہلی جلد سورۂ احزاب سے سورۂ حُجرات تک ہے۔ دُوسری جلد سورۂ قاف سے آخر تک ہے۔ یہ تفسیر ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۵ء میں مکمل ہو گئی تھی۔ محمد حسین خاں کے

---

[۱] نواب قطب الدین خاں کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو "تذکرہ علمائے ہند" صفحہ ۳۹۲

مطبع نظامی واقع دہلی میں طباعت ہو رہی تھی کہ اسی دوران میں جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ شروع ہوگیا۔ اس ہنگامہ میں دہلی کا نظم و نسق تباہ و برباد ہوگیا۔ ہنگامہ فرو ہونے کے بعد یار محمد خاں کی تحریک پر نواب قطب الدین خاں کے شاگرد محمد ہاشم علی صدیقی نے اس تفسیر کو دوبارہ جمع کیا اور پھر یہ کتاب ۱۲۸۳ھ / ۶۷-۱۸۶۶ء میں مطبع نظامی کانپور میں طبع ہوئی۔

نواب قطب الدین خاں نے تفسیر کا یہ طریقہ رکھا ہے کہ ایک آیت لکھنے کے بعد شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے فارسی ترجمۂ قرآنِ کریم کا اُردو میں ترجمہ کیا ہے اور شاہ عبدالقادر دہلوی کی تفسیر موضح قرآن سے تشریح کی ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر مدارک، تفسیر جلالین، تفسیر معالم التنزیل، تفسیر بحر العلوم اور تفسیر در منثور سے حسب موقع مدد لی گئی ہے۔ کتاب کا ہر جگہ حوالہ دے دیا گیا ہے۔ مفسر نے اپنی طرف سے کہیں عبارت کا اضافہ نہیں کیا ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو[1]۔

"وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ۝"

"اور ان کے لیے چارپایوں میں منفعتیں ہیں اور پینے۔ کیا پس نہیں شکر کرتے۔" (فتح الرحمٰن) اور ان کو ان میں فائدہ ہے اور پینے کے گھاٹ۔ پھر کیوں نہیں شکر کرتے۔ (موضح قرآن) منفعتیں ہیں ان کے چمڑوں اور پشموں وغیر ذلک سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور گھاٹ ہیں یعنی دُودھ کے کہ ان کے دُودھ پیتے ہیں۔ تھن اُن کے بمنزلہ گھاٹوں کے ہیں یا مَشَارِبُ کے معنیٰ ہیں پینے کے۔ پس کیا شکر نہیں کرتے اللہ کا یعنی اُوپر انعام کرنے چارپایوں کے کہ چارپائے دیئے ہیں اُون کو طرح بہ طرح کے فائدے اٹھانے کو۔ اپنے منعم کا تو بڑا شکر ادا کرنا چاہیے کہ کہ اسی کو پوجئے اور اس کا ساتھی کسی کو نہ کیجئے اور جو اس نے فرمایا ہے اس کو بجا لائے اور جن چیزوں سے منع کیا ہے ان سے باز رہئے۔ (مدارک)"

---

[1] جامع التفاسیر از نواب قطب الدین خاں صفحہ ۱۵۸ (مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۳ھ / ۱۸۶۷ء)

ترجمہ مشکوٰۃ شریف

مشکوٰۃ شریف کے ترجمہ و شرح کی کیفیت خود نواب قطب الدین نے اس طرح لکھی ہے[1] -

"مسکین محمد قطب الدین شاہجہاں آبادی عرض کرتا ہے کہ کتاب مشکوٰۃ شریف علم حدیث میں عجب نافع کتاب ہے کہ ہر مضمون کی حدیثیں اس میں مندرج ہیں - اس کا ترجمہ عدیم النظیر میرے استاد بزرگوار مولانا مخدومنا مکرمنا حضرت حاجی محمد اسحاق نواسہ حضرت شیخ عبدالعزیز رحمہما اللہ تعالیٰ نے بیچ زبان ہندی کے بین السطور میں لکھا تھا لیکن کاتبوں سے اوس کی صحت میں فرق آنے لگا - مرضی جناب موصوف کی ایسی پائی کہ اگر یہ بطور شرح کے لکھا جاوے بہتر ہے اس لیے اس ہیچ مداں نے ترجمہ اس کا عبارت عربی سے علیحدہ کرکے لکھا اور فائدے مختصر مناسب مقام کے شروح مشکوٰۃ وغیرہ سے مثل مرقاۃ شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق اور حاشیہ سید جمال الدین رحمہم اللہ کے باور سوائے ان کے سے زیادہ کرکے خدمت عالی میں عرض کیا اور جناب ممدوح نے بھی کچھ فائدے لکھے تھے تبرکاً اس میں درج کیے اور نام اس کا مظاہر حق رکھا گیا کہ اس میں تاریخ اس کی نکلتی ہے -"

نمونہ یہ ہے[2] -

"اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اس قسم سے کہ پہنچتا ہے مسلمان کو عمل اسکے سے

۱؎ مظاہر حق جلد اول از نواب قطب الدین خاں (نولکشور پریس لکھنؤ ۱۹۵۲ء) ۲؎ مظاہر حق صفحہ ۱۰۱

اور نیکیوں اس کی سے بعد مرنے اس کے کے علم ہے کہ سیکھا تھا اس کو اور رواج دیا تھا اس کو۔ اور اولاد نیک بخت چھوڑ گیا۔ یا قرآن چھوڑ گیا وارثوں کو۔ یا مسجد بنا گیا۔ یا سرائے واسطے مسافروں کے بنائی۔ یا نہر کو جاری کر گیا اس کو۔ یا خیرات کہ نکالا اس کو اپنے مال سے بیچ تندرستی کے اور زندگی اپنی کے۔ پہنچتا ہے اس کو پیچھے مرنے اس کے کے یعنی ثواب ان چیزوں کا۔ روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے۔ (فائدہ) کلام اللہ کے حکم میں داخل ہیں کتابیں علوم شرعیہ کی، اور مسجد کے حکم میں داخل ہیں مدرسے علماء کے اور خانقاہیں کہ ذکر اللہ کے لیے ہوں۔ یعنی اون کا بھی ثواب پہنچتا رہتا ہے بعد مرنے کے۔"

ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین

نواب قطب الدین خاں نے حصن حصین (تالیف محمد شمس الدین دمشقی) کا اردو ترجمہ "ظفر جلیل" کے نام سے کیا ہے۔ نام تاریخی ہے جس سے ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء نکلتے ہیں۔ نواب قطب الدین خاں اس کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق خود آغاز کتاب میں لکھتے ہیں[۵]

"حمد بے شمار ہے اس پاک پروردگار کے لیے کہ ہم کو توفیق دی اپنے ذکر کی اور راہ بتائی اپنے فکر کی یا الٰہی درود وسلام بے حد نازل کر خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور ان کے اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور سب پر ..... بعد ازیں ضعیف العباد محمد قطب الدین غفرلہ ولوالدیہ بھائی مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ کتاب مستطاب حصن حصین کہ مشتمل ہے حدیثوں اور دعاؤں فرمائی ہوئی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گو لائق اس کے ہے کہ اگر اس کو تعویذ جان کا کریں بجا ہے اور آب زر

۵؎ ظفر جلیل صفحہ ۳-۴ مطبوعہ مطبع بدر الدجیٰ خواجہ فخر الدین خاں دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء

سے لکھیں تو سزا ہے ..... اس عاجز نے واسطے نفع بھائی مسلمانوں کے اور وسیلہ کرنے مغفرت اپنی کے ترجمہ اس کا ہندی میں موافق شرحوں کے لکھا اور اس کے مشکوٰۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخرالدین رحمہما اللہ کی سے کہ اولاد حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی سے ہیں، لکھے ..... اور حکیم خیراللہ شاہ نے کہ احباء عاجز کے سے ہیں تاریخ اس شرح کی اتمام کی "ظفر جلیل" کہی اور یہی نام اس کا رکھا گیا یعنی اس پر عمل کرنے سے آدمی مطلب یاب و فتح یاب دارین کا ہوتا ہے اور بعد تیار ہونے کے اول سے آخر تلک بیچ خدمت مخدومی مکرمی استاذی مولوی محمد اسحاق صاحب زاد اللہ شرفاً کے عرض کی اور از راہ کرم عمیم کے باوجود بے استعدادی میری کے پسند فرمائی۔"

نمونہ ملاحظہ ہو[1]۔

"پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے کے شیطان راندے گئے ہوئے سے یعنی ہانکے ہوئے سے دروازہ خدا سے، پڑھے یہ اعوذ تین بار، پھر یہ آیت پڑھے۔ وہ ہے اللہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ۔ جاننے والا غیب کا یعنی جو بندوں سے پوشیدہ ہے اور ظاہر کا۔ وہی ہے بخشش کرنے والا مہربان۔ وہ ہے خدا جو نہیں کوئی معبود مگر وہ۔ بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامت سب عیب سے، امن میں رکھنے والا، نگہبان، غالب، زبردست، بزرگوار۔ پاکی ہے خدا کو اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں جاہل یعنی بُت وغیرہ کو شریک ٹھیراتے ہیں۔ وہ خدا ہے، پیدا کرنے والا، درست

۱ؔ ظفر جلیل صفحہ ۲۸-۲۹